﴾تحریک التواء﴿

محکمہ اکلاس سے واپس لی گئی لکڑی جس کی مقدار تقریباً 80 لاکھ مکعب فٹ ہے۔ جس کی برآمدگی تقریباً پچاس لاکھ فٹ بنتی ہے، کی کمرشل ریٹس پر 15 سے 20 ارب روپے مالیت بنتی ہے۔ اس لکڑی کی نکاسی کے لئے محکمہ جنگلات نے ٹینڈرز طلب کر لیئے ہیں۔ ہر ذی شعور کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ اگر اس 80 لاکھ معکب فٹ سٹینڈنگ والیم کے اربوں کے اثاثہ جات موجود تھے اور محکمہ اکلاس خود نکاسی کے کام کا بہتر تجربہ بھی رکھتا ہے اور 80 لاکھ معکب فٹ کی ہی نکاسی اور فروخت مطلوب تھی تو محکمہ اکلاس کو ختم کیوں کیا گیا؟ اس کے اثاثے کیوں اونے پونے داموں نیلام کیئے جا رہے ہیں؟ ادارہ سے وابستہ ٹھیکیداران، سرمایہ داران، ٹیکس دہندگان ہزاروں ملازمین اور مزدوروں کو کیوں بے روزگار کیا گیا؟

محکمہ جنگلات جو بطور محکمہ نکاسی لکڑی کے بجائے تحفظ و پیداوار جنگل اور نگرانی کا کام کرتا تھا اور کئی قسم کی خرابیوں پر چیک اینڈ بیلنس کا نظام رائج تھا۔ اکلاس کی بندش کے بعد محکمہ جنگلات کا از خود جنگلوں سے نکاسی کے کام سے آزاد کشمیر کے سبز جنگلات کی بے دردی سے کٹائی اور تباہی سے روک تھام کا کوئی نظام باقی نہیں رہے گا اور مزید یہ کہ ماحولیاتی آلودگی میں بے پناہ اضافہ اور ستم کی صورت میں ہوگا۔ ایسے فیصلہ جات سے ٹمبر مافیا کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ کیا اکلاس کی لکڑی میں زیادہ حق مقامی آبادی اور مقامی سرمایہ کاروں کا نہیں؟

گزارش ہے کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور کمیٹی کی حتمی رپورٹ تک مجوزہ ٹینڈرز منسوخ کیئے جائیں۔ معاملہ چونکہ اربوں روپے کی قومی دولت کو ضیاع اور خرد برد سے بچانے کا ہے۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے معاملے پر بحث کی جائے اور ایوان کو اصل حقائق سے آگاہ کیا جائے۔

سردار صغیر خان

ایم ایل اے